© rasailojaraid.com

اداریہ

اٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افق خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کر دیں
شمع کی طرح جئیں بزم گہ عالم میں
خود جلیں دیدہ اغیار کو بینا کر دیں

مملکت خداداد پاکستان جو اپنی اساس کے اعتبار سے اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار پائی۔ لیکن شومئی قسمت اپنے اساسی نظریے کے برعکس یہ مملکت چھیاسٹھ برس بیت جانے کے باوجود اس نام سے آگے نہ بڑھ سکی۔ اس مملکت کے بانی قائد کی مساعی کا جہاں مقصد یہ تھا کہ اسے اسلامی اصولوں و قوانین کی ایک تجربہ گاہ کا درجہ حاصل ہوگا اور اس تجربہ گاہ سے اسلامی ضابطہ حیات کی آبیاری کی جاسکے گی تو وہاں شاعر مشرق اور مفکر علامہ اقبالؒ کی فکر یہ تھی کہ نئی قائم شدہ ریاست کی پارلیمنٹ ایسے افراد پر مشتمل ہونی چاہیے جو قوانین اسلامیہ کی تشکیل نو کر کے امت مسلمہ کو نئی روح اور آکسیجن فراہم کر سکیں۔

لیکن اسلامی نظام حیات کی تجربہ گاہ کے طور پر حاصل کیا گیا یہ ملک مختلف اعتبارات سے طبقاتی تقسیم کا شکار ہو گیا، کہیں یہ تقسیم غربت و امارت سے عبارت ہے تو کہیں سنی و شیعہ سے، کہیں اسے دینی و لا دینی و سیکولر میں تقسیم کیا گیا تو کہیں اسے علم و جہالت کی تقسیم میں دھکیل دیا گیا، کہیں وڈیرہ شاہی نے ڈیرے ڈالے تو کہیں مجبور و مقہور عوام اس کے دامن کا دبہ رہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہاں تو ایک طبقہ کے بھی بیچوں بیچ ایسی ایسی پگڈنڈیاں وجود میں آئیں کہ ان پر براجمان ہونے سے انسان کو گھن آنے لگتی ہے کیونکہ اس کی کوئی قابل فہم و قدر اساس ہی نہیں ہے۔ اسلامی قوانین کے تجربہ گاہ کے طور پر معرض وجود میں آنے والے ملک کا مختلف طبقات کے اندر تقسیم اس کی بقا کے لیے جہاں ایک بڑا المیہ ہے وہیں اس کے حکام اور اہل حل و عقد کے لیے خاص طور پر اور اس کے باسیوں کے لیے عام طور یہ دعوت فکر دیتا ہے کہ وہ اس بابت غور کریں کہ تقسیم ہند کے وقت قائم ہونے والا ایک پرامن معاشرہ کیسے دہشت گردی کے عفریت میں مبتلا ہو گیا؟ حالانکہ اسلامی نظریہ حیات ہر لحاظ سے امن و آشتی کا پیامبر ہے۔ اسلامی نظریہ پر قائم ہونے والی یہ مملکت کیسے لاقانونیت کی دلدل میں پھنس گئی؟ حالانکہ اس کی بنیاد ہی عدل و انصاف اور قانون پر ہے۔ قرآنی وحی کو بنیاد بنانے والی قوم کیسے جہالت کے اندھیروں میں بھٹک گئی حالانکہ وحی کا آغاز حصول علم کی ترغیب پر مبنی تھا۔ محمد عربی ﷺ کی تعلیمات پر قائم کیے جانے کی مجوزہ مملکت کیسے احساس محرومی کا شکار ہوگئی؟ حالانکہ محمد عربی ﷺ نے تو یہ احساس محرومی کا شکار انسانیت کو ایک ایسے وقت میں احساس برتری سے ہمکنار کیا تھا جب انسانیت ہر قسم کے وسائل سے محروم تھی۔

ہماری فہم کے مطابق ان اندرونی مسائل کی دو بنیادی وجوہات ہیں ایک جہالت اور دوسری غربت۔ بدقسمتی

© rasailojaraid.com